ابوالکلامیات

اِنسان کی حیاتِ صالحہ اور اُس کی طبعی عمر

جس طرح دنیا کی ایک عمر ہے، اشخاص کی ایک محدود زندگی ہے۔ اقوام کی موت و حیات کی ایک مدت ہے۔ یہی حال فضائل و مناقب کا بھی ہے۔

حضرت آدمؑ کا سلسلۂ نسب قیامت تک قائم رہے گا مگر بنی آدم کا حسب چار پشتوں سے زیادہ نہیں چل سکتا۔ ایک شخص جدّ وجہد کر کے فضائل کا اکتساب کرتا ہے۔ علوم سیکھتا ہے۔ حکومت کی بنیاد ڈالتا ہے۔ مذہب کا سنگ بنیاد رکھتا ہے۔ اس کا بچہ اس جد وجہد کا ذکر اس کی زبان سے سنتا ہے۔ اُسکے اعمال کو دیکھتا ہے۔ باپ مر جاتا ہے اور وہ انہی طریقوں پر عمل کرتا ہے۔ جن پر باپ نے عمل کر کے یہ بنیاد قائم کی تھی۔ لیکن دیوار میں ذرا سا شگاف ہو جاتا ہے کیونکہ باپ حصول محاسن کا موجد تھا۔ یہ مقلد ہے۔ اور مقلد و مجتہد میں فرق ظاہر ہے۔ دو پشت اس طرح گزر جاتی ہے اور شرف خاندانی قائم رہتا ہے۔ تیسری پشت شروع ہوتی ہے اور یہ سلسلہ خاندان صرف آباء واجداد کی سنی سنائی باتوں کی تقلید کرتا ہے۔ اسلئے شگاف میں اور زیادہ وسعت پیدا ہو جاتی ہے پھر چوتھی پشت شروع ہوتی ہے اور مغرور انسان، آباء واجداد کے فضائل اور جد وجہد کا مرقع زریں دیکھتا ہے اور یقین کر لیتا ہے کہ اب یہ وراثت دائمی ہے۔ جد وجہد و عمل حق کی کوئی ضرورت نہیں۔ جب قلعہ مستحکم ہو گیا تو پھر فوج کی کیا حاجت ہے۔ پس وہ ہاتھ پاؤں توڑ کے بیٹھ جاتا ہے۔ یہ حالات دیکھ کر محرکات

و وسائلِ عمل بھی اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور کسی دوسرے خاندان کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں۔ وہ خاندان ان حالات و اسلحہ کو لے کر اٹھتا ہے اور قلعہ فتح کر لیتا ہے۔ دیوار دھم سے گر پڑتی ہے اور چار پشت کے بعد اعمال صالحہ کا گھرانہ عموماً دوسری جگہ منتقل ہو جاتا ہے۔

اگرچہ بہت سے خاندانوں کا شرف اس سے زیادہ مدت تک قائم رہتا ہے اور بہت سے خاندان اس سے پہلے بھی برباد ہو جاتے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اعمالِ صالحہ کی متوسط عمر یہی ہے۔ قرآن حکیم اور حدیث و تاریخ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

> جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے، وہ جو کچھ (حرمت کے حکم سے پہلے) کھا پی چکے ہیں، اس کے لئے ان پر کوئی گناہ نہیں۔ جبکہ وہ (آئندہ کے لئے) پرہیزگار ہو گئے، اور ایمان لے آئے، اور اچھے کام کئے، (اور جب نہیں کسی بات سے روکا گیا، تو اس سے رک گئے) اور (حکم الٰہی پر) ایمان لائے، اور اچھے کام کئے (اور جب جب روکے گئے تو پھر بھی) پرہیز کیا۔ اور (حکم الٰہی پر) ایمان لائے اور اچھے کام کئے (تو یقیناً ایسے لوگوں سے ان کی سابقہ باتوں کے لئے کوئی مواخذہ نہیں ہو سکتا۔ (وہ نیک کردار ہیں) اور اللہ نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے۔
>
> مائدہ ۹۳/۷

ایمان اور عمل صالح کے بعد ایک درجہ قائم ہو گیا۔ اس کے بعد خدا نے تین بار تقویٰ و ایمان و احسان کی ہدایت کی۔ اس لئے یہ چاروں درجے مکمل ہو گئے۔

چوتھے درجہ پر احسان کا حکم دیا کہ عمل صالح کی تکمیل احسان ہی ہے۔

خدا نے ان مراتب اربعہ کو چند متعین اشخاص کے ساتھ محدود کر دیا ہے۔ لیکن یہ قرآن حکیم کا عام انداز ہے کہ باپ کے اعمال کو اولاد کی طرف منسوب

کر دیتا ہے۔ اس کے بعد تینوں مراتب، نیچے کی پشتوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ــــــ!

حدیث شریف میں آنحضرتؐ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے مناقب کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"انما الکریم، ابن الکریم، ابن الکریم، ابن الکریم یوسف بن یعقوب۔ شریف، شریف کا بیٹا، شریف کا بیٹا، شریف کا بیٹا یوسف بن یعقوب"

یعنی آپؐ نے کرم کا انحصار چار پشتوں میں کیا۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ حضرت یوسف کے خاندان نے شرافت کی کامل مدت کو پورا کر لیا اور یہی چار پشتوں کی مدت اس کی آخری حد ہے۔

ایک دفعہ نوشیروان نے نعمان سے کہا "کیا عرب میں کوئی قبیلہ سب سے ممتاز ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں!

نوشیروان نے وجہ فضیلت پوچھی؟ نعمان نے جواب دیا "جس خاندان میں تین سردار متصل ہوتے چلے آئیں۔ پھر چوتھے کی باری آئی تو تمام قبیلہ میں وہ خاندان ممتاز خیال کیا جاتا ہے"

نوشیروان نے اس خاندان کو طلب کیا تو آل حذیفہ بن بدر الفرازی نے شرافت کی یہ آخری سند پیش کی۔

اگر سلاطین عالم کے خاندانوں پر نگاہ غائر ڈالی جائے تو وہ بھی اس کی تائید کریں گے اور خلافت راشدہ کا دور تو اس کی واضح مثال ہے۔

"خیر القرون قرنی، ثم الذین یلونہم، ثم الذین یلونہم" بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر وہ لوگ جو اس کے بعد آئیں گے پھر وہ جو اس کے بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھے دور کا ذکر نہیں کیا کہ فتنہ و فساد کا زمانہ قابل ذکر نہیں۔

عموماً اقوام کی عمر، اشخاص سے زیادہ ممتد ہوتی ہے۔ یہی حال اخلاق وفضائل کا بھی ہے۔ اشخاص کے ساتھ، ان کے محاسن زندگی

بھی چلے جاتے ہیں۔ لیکن قوم باقی رہتی ہے اور اس کے ساتھ اس کی اخلاقی روح بھی قائم رہتی ہے۔ پس اگر ہم اپنی اخلاقی زندگی کو ترقی دینا چاہتے ہیں تو ہم کو اپنے اعمالِ صالحہ کو جمہوریت کے قالب میں ڈھال دینا چاہیئے۔ اسلام کے قالب میں فطرتاً یہ روح موجود تھی۔ اس لئے اس کے تمام قوائے طبعی ایک مرکز پر جمع ہو کر جسم کو حرکت دیتے تھے۔ لیکن امتدادِ زمانہ نے اس مرکز کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا۔ اس لئے شخصیت نے جمہوریت کی جگہ لے لی اور خلافت نے حکومت کی صورت اختیار کر لی۔ جب تک بدن میں قوت تھی مرض کے نتائج علانیہ محسوس نہیں ہوئے۔ لیکن جب جسم کی قوت میں اضمحلال پیدا ہو تو دفعتاً ظاہر ہو گئے ــــــ دنیا نے دیکھ لیا کہ مرض نے رطوبتِ غریزی کو خشک کر دیا اور حرارت اصلیہ کا چراغ بجھ گیا۔ اس وقت خدا کا فرشتہ پکارا۔

ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس

رطوبت اگر خشک ہو گئی ہے۔ حرارت اگرچہ بجھ گئی ہے۔ مگر جسم باقی ہے اور پھر اسی معجونِ مرکب سے توانائی حاصل کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر شیر بہادر پنی

تلخیص از البلاغ " ۱۹۱۶ء صفحہ ۱۲۱